اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ر
سہ ماہی ۷ ر
ماہوار ۲½ ر

بروز یکشنبہ

۹ ر جمادی الثانی ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ ⁂ ۱۸ ر امان ۱۳۳۰ ہش ⁂ ۱۸ ر مارچ ۱۹۵۱ء ⁂ نمبر ۶۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۴ ر مارچ ۔ میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری نے حسب ذیل اطلاع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق ارسال کی ہے۔

آج رات حضور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو سردی لگنے کی وجہ سے نیند نہیں آئی سر درد بھی رہی ۔ انفلوئنزا معلوم ہوتا ہے ۔ احباب کرام سے حضور انور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا کی درخواست ہے ۔

لاہور ۱۷ ر مارچ ۔ نواب عبداللہ خاں صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے آج بہتر ہے ۔ الحمد للہ

مرکزی اسمبلی نے سرحد میں ہر بالغ کو رائے دینے کے حق کی بنیاد پر عام انتخابات کا قانون پاس کر دیا

کراچی ۱۷ ر مارچ ۔ آج پاکستان مرکزی مجلس قانون ساز نے صوبہ سرحد میں ہر فرد کو رائے دینے کا حق عطا کرنے کا قانون پاس کر دیا ۔ ایوان کی نشستیں ۵۰ سے بڑھا کر ۸۵ کر دی گئیں ۔ گویا ہر چالیس افراد کا ایک نمائندہ ہوگا ۔ ۸۲ نشستیں مسلمان عوام کے لئے ۲ خواتین کے لئے اور ایک اقلیتوں کے لئے واضح رہے کہ صوبہ سرحد میں اقلیتوں کی تعداد ۴۰ ہزار سے کہیں کم ہے اس کے باوجود انہیں ایک نشست دیدی گئی ہے ۔ قانون پر بحث کے دوران میں سردار شوکت حیات خاں نے ترمیم پیش کی کہ پنجاب و سرحد کی طرح بنگال سندھ اور بلوچستان میں ہر بالغ کو رائے دینے کی حق کی بنیاد پر انتخابات کرائے جائیں ۔ مسٹر ابراہیم احمد جعفر نے تجارت صنعت وغیرہ کے لئے علیحدہ نمائندگی کا مطالبہ کیا ۔ پیرزادہ عبدالستار نے ایوان کو بتایا کہ بنگال و سندھ اسمبلیوں کی موجودہ میعاد ختم ہوتے ہی وہاں اپنی بنیادوں پر انتخابات کرائے جائیں گے اور چونکہ بنیادی اصولوں کی کمیٹی نے جداگانہ حق نیابت کی مخالفت کی ہے لہٰذا کسی خاص طبقے کے لئے نشستیں وقف نہیں ہو سکتیں ۔ دوران بحث میں مسٹر ڈاکمار چکرورتی نے سرحد میں خواتین کی نشستیں بڑھا کر ۲ کی بجائے ۴ کرنے کی تجویز پیش کی جسے ایوان نے اس بنا پر مسترد کر دیا کہ خواتین کو ان سیٹوں کے علاوہ بھی کھڑے ہونے کی اجازت ہے

کراچی ۱۷ ر مارچ آج خان عبدالقیوم خان چیف منسٹر سرحد نے اس قانون کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ انتخابات میں ہر پارٹی سے مساوی سلوک کیا جائے گا ۔ لیکن اس میں کیا شک ہے کہ مسلم لیگ بھاری اکثریت سے کامیاب ہوگی ۔ آپ نے افغانستان کو بھی انہی بنیادوں پر ملک میں عام انتخابات کی دعوت دی ہے ۔

بحرین کے تیل کی امریکی کمپنی کو قومی ملکیت میں لینے کے لئے ہنگامے اور مظاہرے

طہران ۔ ۱۷ مارچ ۔ آج یہاں قومی جماعت اور فدائیان اسلام نے بحرین کے تیل کی امریکی کمپنی کو بھی قومی ملکیت میں لینے کے لئے مظاہرے اور ہنگامے برپا کئے ۔ قومی جماعت کے ایک ترجمان حسین مکی نے یہاں ایک بیان میں کہا کہ بحرین ایران کا لازمی حصہ ہے اور اسے کسی صورت اس سے علیحدہ نہیں رکھا جا سکتا ۔ بحرین کا رقبہ ۲۱۳ مربع میل ہے اس کے حاکم اعلیٰ ایک شیخ ہیں جو برطانوی مشیروں کے سہارے حکومت کرتے ہیں ۔ اور ان کی بعض جماعتیں گذشتہ ۲۰ سال سے بحرین کو اپنا لینے کا مطالبہ کر رہی ہیں ۔ برطانیہ نے اپنے مراسلے میں حکومت ایران سے کہا ہے کہ تیل کے سمجھوتے کے بارے میں اختلاف کی صورت میں فریقین کو معاملہ بین الاقوامی عدالت انصاف میں پیش کرنا چاہیے اس وقت تک کمپنی کو اپنے کام سے روکا نہیں جا سکتا ۔ اس مراسلے میں نصف منافع کی بنیادوں پر گفتگو کی پیشکش بھی کی گئی ہے امید کی جاتی ہے کہ برطانی کابینہ جلد ہی اس مسئلے پر غور کرے گی ۔ ادھر ایرانی مجلس کی قرارداد کو سینیٹ کی دو کمیٹیوں کے سپرد یہ کہہ کر دیا گیا ہے کہ یہ بہت اہم ہے لہٰذا پیر تک رپورٹ کی جائے ۔

ڈاکیوں کی سٹرائک کی وجہ سے رجسٹرڈ خطوط ۔ پارسلوں اور منی آرڈروں کی بکنگ میں تعطل

لاہور ۱۷ مارچ ۔ پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب و صوبہ سرحد سرکل عوام کی اطلاع کے لئے اعلان کر دینا چاہتے ہیں کہ لاہور کے لئے تمام رجسٹرڈ شدہ خطوط پارسلوں اور منی آرڈروں وغیرہ کی بکنگ تا اطلاع ثانی معطل ہوگئی ہے (سرکاری اعلان)

ایک اور سرکاری اطلاع میں اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا گیا ہے ۔ کہ چونکہ لاہور میں ڈاکیوں نے اپنے فرائض سرانجام دینے سے انکار کر دیا ہے ۔ جس کے پیش نظر ڈلیوری میں تعطل واقع ہو جانے کے باعث آج سے لاہور میں ہر ایک کے گھر جاکر رجسٹری شدہ خطوط ۔ پارسلوں ۔ اور منی آرڈروں وغیرہ کی تقسیم ممکن نہیں ہوگی لہٰذا متذکرہ صدر اشیاء کی بکنگ بھی لاہور کے لئے کسی مزید نوٹس تک معطل کر دی گئی ہے ۔ بیڈ غیر رجسٹری شدہ خط وغیرہ مقررہ ڈاکخانوں کی کھڑکیوں پر تقسیم کرنے کے انتظامات کئے گئے ہیں ۔ جنہیں تقسیم کے لئے علاقہ وار مراکز میں تبدیل کیا گیا ہے ۔ ایسے خطوط والے اشخاص کو چاہیئے کہ متذکرہ صدر ڈاکخانوں سے اپنے خطوط دس بجے سے کر ۶ بجے تک وصول کر لیں ۔ لاہور کارپوریشن کے علاقہ میں واقعہ ہر پوسٹ آفس سے متذکرہ ڈاکخانوں کے ذمہ مختلف علاقوں کے خطوط وغیرہ سے متعلق مفصل اطلاع دستیاب ہو سکتی ہے ۔ مکتوب الیہ اپنے کسی قریب ترین ڈاکخانہ سے دریافت کر سکتے ہیں ۔ کہ خطوط وغیرہ کی تقسیم کے متعلق ان کا علاقائی مرکز کہاں واقع ہے

کھیوڑہ ۱۷ ر مارچ ۔ آج کھیوڑہ کے چیف انجینئر حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث انتقال کر گئے ۔

مختصر اور اہم

قاہرہ ۱۷ ر مارچ ۔ اخبار الیوم کے انکشاف کے مطابق مصری پارلیمنٹ میں بھی ایران ہی کی طرح نہر سویز کی تیل کی کمپنی کو قومی ملکیت بنانے کا بل پیش ہونے والا ہے

سڈنی ۱۷ ر مارچ پیپر کے روز آسٹریلیا کی پارلیمنٹ توڑ دی جائے گی ۔ نئے انتخابات ۲۸ اپریل کو شروع ہو جائیں گے

مظفر آباد ۔ ۲ ر مارچ ۔ آزاد کشمیر حکومت مزید ۲ لاکھ ۲۸ ہزار روپے توسیع تعلیم کی مہم پر خرچ کرے گی اب کل ۱۲ لاکھ ۵۰ ہزار روپے خرچ کئے جائیں گے ۔ اس خرچ کے بعد ریاست میں ۱۵ ہائی سکول ۔ ۲۹ مڈل سکول ۲۴ لوئر مڈل اور ۱۴۴ پرائمری سکول ہو جائیں گے

سندھ پولیس میں تخفیف کا حکم

حیدر آباد (سندھ) ۱۷ ر مارچ ۔ حکومت سندھ نے محکمہ پولیس میں تخفیف کے قطعی احکام صادر کر دیئے ہیں اس طرح حکومت کو ۲۰۰۰۰۰۰ روپیہ سالانہ کی بچت ہوا کرے گی ۔ صرف حیدر آباد کے ضلع میں ہی مسلح غیر مسلح اور سوار پولیس کے ۳۰۰ آدمی برطرف کئے جائیں گے صوبہ کی آبادی کی غیر مطمئن حالت اور آبادکاری کی غیر تسلی بخش رفتار سے جرائم میں اضافہ ہو چکا ہے ۔ اور اس تخفیف سے حالات کے دوبارہ بگڑ جانے کا اندیشہ ہے ۔ (اسٹار)

پولنگ سٹیشنوں میں تبدیلی

لاہور ۱۷ مارچ ۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق حلقہ ہائے نیابت بیرون لاہور مسلم (مستورات) لاہور سٹی کارپوریشن نمبر ۵ کے پولنگ سٹیشن میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں کی گئی ہیں ۔

۱۸ ر مارچ نمبر $\frac{489}{490}$ کارپوریشن سکول گوپا دہ کی بجائے خیمہ موضع کیر خورد میں ۔

۱۸ ر مارچ نمبر $\frac{497}{498}$ مسلم لیگ ہائی سکول ایمپرس روڈ کی بجائے خیمہ میدان متصل دار البلاغ محمد نگر میں

۲۰ ر مارچ نمبر ۲۳۲ کارپوریشن سکول کوٹلی گھاس کی بجائے کارپوریشن سکول ہربنس پورہ میں

۲۰ ر مارچ نمبر ۲۴ مسلم لیگ ہائی سکول ایمپرس روڈ کی بجائے خیمہ میدان متصل دار البلاغ محمد نگر میں

راولپنڈی میں یوم مراقش

راولپنڈی ۱۷ ر مارچ ۔ مقامی کالجوں کے طلباء نے کل یہاں یوم مراقش منایا ۔ گارڈن کالج کے باہر ایک بڑے جلسہ میں مراقش میں فرانسیسی مظالم کی مذمت کی گئی اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مراقش کے ساتھ اس کی سامراجی اور نوآبادیاتی پالیسی کے خلاف اس سے اپنے سفارتی و تجارتی تعلقات منقطع کرے ۔ جلسہ میں ایک قرارداد منظور ہوئی جس میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مراقش کی مالی اور دوسری ممکن امداد کرے اور جو رضاکار فرانسیسیوں سے جہاد کرنے کے لئے مراقش جانا چاہیں ۔ انہیں ضروری سہولتیں بہم پہنچائے (اسٹار)

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

قابل توجہ سیکرٹریان مال

امسال سیلاب کی وجہ سے آمدنی میں کافی کمی واقع ہوئی ہے۔ جس کا اثر علاوہ زمیندارہ چندہ کے دوسرے ماہواری چندوں پر بھی ہوا ہے۔ سب دوست جانتے ہیں کہ اخراجات مجوزہ بجٹ کے لحاظ سے ہی کئے جاتے ہیں۔ مگر جب اس کے مقابل آمدنی نہ ہو تو اخراجات تو بدستور ہوتے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان ضروریات کو قرض لے کر پورا کرنا پڑتا ہے۔ پس تمام سیکرٹریان مال سے گزارش ہے کہ وہ ان ایام میں خاص کوشش سے چندہ کے بقایا کی وصولی کا انتظام کر کے مجلس مشاورت سے پہلے داخل خزانہ کرانے کی سعی کریں۔ اور اگر مناسب سمجھیں تو تمام وصول شدہ رقم معہ تفصیل کے اپنی جماعت کے نمائندہ کے ہاتھ روانہ فرما دیں۔

اب مالی سال کے اختتام میں صرف ڈیڑھ ماہ باقی ہے۔ اسلئے اپنی کوششوں کو تیز سے تیز تر کردیں۔ اور اپنے بجٹ کو پورا کر کے خدا تعالےٰ کے حضور سرخ رو ہوں۔

ناظر بیت المال

دلِ بے کیف کو سرشار کروں یا نہ کروں

ک۔ح۔قمر سیالکوٹی

(۱) شیخ کو واقفِ اسرار کروں یا نہ کروں
خود کو رسوا سرِ بازار کروں یا نہ کروں

(۲) آہِ دلدوز شرر بار کروں یا نہ کروں
غمِ دلسوز کا اظہار کروں یا نہ کروں

(۳) کس طرح ان سے کہوں جا کے یہ رودادِ الم
دل کو منت کشِ اغیار کروں یا نہ کروں

(۴) بے نقاب آئینگے محفل میں وہ اے جذبۂ شوق
یہ بتا جرأتِ دیدار کروں یا نہ کروں

(۵) چل دیا روٹھ کے یارانِ طریقت کا ہجوم
دلِ بے کیف کو سرشار کروں یا نہ کروں

(۶) ولولہ خیز نہ ہو جائے مرا حسنِ طلب
نامہ بر تجھ سے یہ تکرار کروں یا نہ کروں

(۷) ان کو اک رند کے گلہائے عقیدت سے غرض
جان و دل جانبِ سرکار کروں یا نہ کروں

(۸) ہاں ذرا پوچھ تو آ ان سے یہ اے موجِ نسیم
بستر اپنا پسِ دیوار کروں یا نہ کروں

(۹) قلبِ مجروح پہ مرقوم ہے انعامِ فراق
لبِ خاموش سے گفتار کروں یا نہ کروں

(۱۰) جب مرے کانوں سے ٹکرائے گی آوازِ رحیل
ہم سفر! تجھ کو خبردار کروں یا نہ کروں

(۱۱) ختم ہو جائے گا اب سلسلۂ نظم قمر
بارھویں[۱۲] شعر کا اقرار کروں یا نہ کروں ؟

مندرجہ بالا نظم ایک غیر احمدی دوست کی ہے۔ جو احمدیت سے متاثر معلوم ہوتے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اس بحرانی حالت سے جلد گزار دے۔

۲۵ مارچ ۱۹۵۱ء — یوم التبلیغ

امسال کے پہلے یوم التبلیغ کے لئے ۲۵ مارچ مطابق ۲۵ امان اتوار کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ لہٰذا جماعتہائے پاکستان اپنے اپنے حلقہ کے اندر اس دن کو کامیاب طور پر منائیں اور ٹریکٹ اور زبانی تبلیغ سے پیغام حق احسن طریق پر معزز غیر احمدی بھائیوں تک پہنچائیں۔ تا خدا تعالیٰ سعید روحوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ احباب اس دن کے لئے مرکز سے ٹریکٹ منگوا سکتے ہیں۔ لیکن ٹریکٹ دوائیوں کے اشتہار کی طرح تقسیم نہ کئے جائیں۔ بلکہ ایسے احباب کو دیئے جائیں جو حق کی جستجو رکھتے ہوں۔

چونکہ اس دن مشاورت ہے اس لئے ایسے احباب جو مشاورت میں شریک ہوں وہ اپنا یہ قرضہ کسی دوسرے دن ادا کر دیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

درخواستہائے دعا۔ (۱) میں نے ایک درخواست برائے بے دخلی مزارع از زمین دی ہوئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے اس میں کامیاب کرے۔ آمین۔ خاکسار مرزا اکبر بیگ قلعہ گوجر سنگھ لاہور (۲) میری بیوی آنکھوں کے علاج کیلئے ہسپتال میں داخل ہے دعائے صحت فرمائیں۔ (۳) عزیز رشید احمد کارکن الفضل دو ہفتہ سے معارضہ بخار بیمار ہے احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد سلیم [illegible] رتن باغ

روزنامہ ———— الفضل ———— لاہور

۱۸ مارچ ۱۹۵۱ء

۳۱ مارچ آج ہی ہے

تحریک جدید کے وعدوں کے ادا کرنے والوں کی پہلی فہرست حضرت امیرالمومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے سامنے ۳۱ مارچ کو پیش کی جائے گی۔ یہ تاریخ السابقون الاولون کا درجہ حاصل کرنے والوں کے لئے ایک نعمتِ غیر مترقبہ کی شان رکھتی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک سچے احمدی کا وعدہ صرف وعدہ ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کا وعدہ ہی اس کی ادائیگی کی ضمانت بھی ہوتی ہے مگر ادائیگی کرنے والوں کی پہلی فہرست میں نام آنا ان برکات کو دوگنا چوگنا کر دیتا ہے۔ جو تحریک جدید میں حصہ لینے والوں کے لئے مقدر ہیں۔ جب کوئی احمدی تحریک جدید میں حصہ لینے کا وعدہ کرتا ہے۔ تو وہ حصول ثواب کے لئے ہی کرتا ہے۔ سوائے تقوےٰ کے اس کو کوئی چیز وعدہ کرنے پر مجبور نہیں کرتی۔ لیکن جب وہ وعدہ کر لیتا ہے تو وہی چیز جو طوعی تھی۔ فرض بن جاتی ہے۔ اور جب کوئی عمل فرض بن جاتا ہے۔ تو ایک ذمہ داری عائد ہو جاتی ہے۔ ایک مومن اپنی ذمہ داری سے جلد سے جلد سبک دوش ہونے کی کوشش کرتا ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ وعدہ اور ادائیگی میں وقت کا فاصلہ جتنا کم ہوگا۔ اسی کے مطابق ایک مومن کے ایمان کا اندازہ ہوگا۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۳۱ مارچ کا دن پہلی فہرست کے لئے مقرر کر کے اس فاصلہ کی زیادہ سے زیادہ مقدار متعین فرما دی ہے۔ اور یہ ایک ایسی نعمت غیر مترقبہ ہے کہ جس سے السابقون الاولون کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے ایک احمدی جس نے احمدیت کو صرف اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے کے لئے ہی قبول کیا ہے اس مقام کو کبھی ضائع نہیں ہونے دیگا۔

وعدہ کی آخری تاریخ سے ۳۱ مارچ تک ایک مبارک وقفہ ہے پھر وہ کون ہے جس کو قربانی کی حرص ہی مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں کھینچ لائی ہے۔ جو ایسے مبارک وقفہ سے فائدہ نہ اٹھائے گا؟

بعض وقت انسان ذرا سی غفلت سے بڑے بڑے عظیم مواقع کھو دیتا ہے۔ اس لئے ایسا نہ ہو کہ آپ عزم بالجزم رکھتے ہوئے بھی اس مبارک وقفہ سے فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ اس لئے سمجھ لیجئے کہ آج ہی اور اسی وقت جب آپ الفضل کا یہ پرچہ مطالعہ فرما رہے ہیں ۳۱ مارچ ہے۔ اور السابقون الاولون کی فہرست حضور کے سامنے ابھی ابھی پیش ہونے والی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ خدانخواستہ آپ کا نام اس میں نہ ہو۔ یہ ایک مغالطہ ہے مگر کتنا پاک مغالطہ ہے۔ مغالطے کھانا انسانی فطرت ہے۔ مگر ایسا مغالطہ جو آپ کو السابقون الاولون میں داخل کر دے کیسا ہے؟ کمزور اور غافل یادداشت کا اس سے بہتر اور کیا جواب ہو سکتا ہے؟

یہ بھی صداقت کا نشان ہے

مخالفین احمدیت کو احمدیت کے ٹھوس کام کا مقابلہ کرنے کی ہمت تو نہیں۔ اس لئے وہ جیسا کہ ہم پہلے کئی بار عرض کر چکے ہیں احمدیت کے خلاف عوام میں غلط فہمی پھیلاتے اور ترہیب و تخویف سے کام لیتے ہیں۔

چند روز ہوئے لا کالج کے پرنسپل صاحب نے اپنی ایک تقریر میں ضمناً احمدیت کا ذکر کر دیا۔ اسلام کے اجارہ دار احراری اور ان کے ہمنوا اس پر بہت چیں بہ جبیں ہیں اور آزاد میں ان کے خلاف دھمکی آمیز مضامین لکھتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اپنی حالیہ اشاعت مورخہ ۲۰ مارچ میں "آزاد" نے ایک مضمون اسی ضمن میں شائع کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔

"پنجاب یونیورسٹی لا کالج کے پرنسپل نے مرزائیت کو سائنٹیفک اسلام کہہ کر نہ صرف اپنی بے بصیرتی کا اظہار کیا ہے۔ بلکہ پاکستان اور دنیا کے مسلمانوں کے دل میں ایک آگ سی لگا دی ہے۔ اس کے اس بیان سے پاکستان کے طول و عرض میں ایک زبردست غصہ اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی۔"

بات یہ ہے کہ پاکستان اور دنیا کے مسلمانوں کے دل میں آگ لگی ہو یا نہ لگی ہو۔ اور پاکستان کے طول و عرض میں زبردست غصہ اور بے چینی کی لہر دوڑی ہو یا نہ دوڑی ہو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دشمنان اسلام و احمدیت کے تن بدن میں ضرور آگ لگ گئی ہے۔ اور غصہ اور بے چینی ان کا ضرور برا حال کر رہے ہیں۔

آج یہ لوگ بچارے پرنسپل لا کالج پر خواہ مخواہ برس رہے ہیں۔ حالانکہ خود ان کا مفکر اعظم چوہدری افضل حق مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے جذبہ تبلیغ اسلام کی تعریف میں رطب اللسان ہو چکا ہے۔ احراریوں کو چاہیے تھا کہ پہلے گھر کی خبر لیتے۔ اور چوہدری افضل حق کی تردید میں گوہر افشانیاں کرتے۔ پھر اس کے بعد سر اقبال کے گرد ہوتے۔ جس نے یقاؤں ہوش و حواس ولایت سے فلسفہ سیکھ آنے کے بعد بھی قادیانی جماعت کو اسلام کا ٹھیٹھ نمونہ کہا ہے۔ پھر رئیس الاحرار مولانا محمد علی۔ محمد حسین بٹالوی۔ مولوی ظفر علی خان وغیرہ اکابر مسلمان لیڈروں سے مواخذہ کرتے

بھائیو۔ ساری دنیا کو آپ کس طرح احمدیت حقیقی اسلام سے متاثر ہونے سے روک سکیں گے کیا قریش نہیں بلکہ سارا عرب بلکہ قیصر و کسرےٰ صداقت کو روک سکے تھے؟ دوسروں کو دھمکیاں دینے سے آپ کچھ بھی حاصل نہیں کر سکیں گے اگر اسلام کا ذرا بھی درد آپ کے دل میں ہے تو آؤ تبلیغ میں احمدیوں کا مقابلہ کر کے دکھاؤ۔ یہی سیدھا طریق ہے فتح یابی کا۔

خیر آپ تو کیا مودودی صاحب کے پاس بھی جو اقامت دین کے بڑے بڑے دعوے لے کر اٹھے ہیں۔ احمدیت کے مقابلہ میں سوائے تکفیر اور مرزائی مرزائی کا نعرہ لگانے کے اور کچھ نہیں۔ احمدیت کی فتح کا یہ کتنا بڑا نشان ہے؟

پوسٹ مینوں کی ہڑتال

ڈاک خانہ کے ارباب اختیار نے اعلان کیا ہے کہ پوسٹ مینوں کی ہڑتال کی وجہ سے خانہ بہ خانہ ڈاک کے پہونچانے کا انتظام نہیں ہوسکیگا ہمیں موجودہ حالات گرانی اور پوسٹ مینوں کی قلیل تنخواہ کی وجہ سے ان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ اور ہم ارباب اختیار کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ جلد سے جلد ان کے مطالبات پر ہمدردانہ غور کریں۔ اور جہاں تک ہو سکے ایسی کوشش کیا کریں۔ کہ ہڑتال کی نوبت ہی پہونچنے نہ پائے۔ اس کے باوجود ہم ہڑتالیوں کی خدمت میں بھی عرض کرتے ہیں کہ اپنے مطالبات منوانے کے لئے ہڑتال وغیرہ ذرائع کا استعمال اسلام میں ممنوع ہے۔ اور اس کی وجہ ظاہر ہے کہ ارباب اختیار کو تو اس کا شائد کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ بلکہ الٹا ان لوگوں کو نقصان ہوتا ہے۔ جن کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے ہڑتال کی جاتی ہے۔ اور نعرے لگائے جاتے ہیں بالبداہت یہ پبلک کا نقصان ہے۔ کیا جو لوگ ڈاک کے ذریعہ اپنی روزی کماتے ہیں ایسی ہڑتال کو جو ان کے کاروبار پر اثر انداز ہو کبھی اچھا سمجھ سکتے ہیں؟ اور آج کل کونسا کاروبار ہے۔ جس کا تعلق ڈاک سے نہیں؟

یہ تو ایک واضح مثال ہے دراصل کسی محکمہ کے کارکنوں کی ہڑتال پبلک کو ہی نقصان پہنچانے والی ہوتی ہے نہ کہ ارباب اختیار کو۔ اسلام ایسے فعل کی اجازت نہیں دیتا۔ جس سے قوم کو اجتماعی نقصان پہونچنے کا احتمال ہو۔ کیونکہ اس سے ملک میں بدامنی بھی پھیلتی ہے۔

ہم آخر میں پھر عرض کرتے ہیں کہ اگرچہ ہڑتالیں کرانے میں بعض غیر ذمہ دار لوگوں کا ہاتھ بھی ضرور ہوتا ہے۔ مگر ایسے لوگوں کو موقعہ اسی لئے ملتا ہے کہ ہڑتالی مطمئن نہیں ہوتے۔ اس لئے ارباب اختیار کا فرض ہے کہ وہ ان کو مطمئن کرنے کے لئے ہر طرح کی کوشش کریں۔ حکومت کا فرض ہے کہ وقتی حالات کے مطابق کم تنخواہ پانے والے ملازموں کی تنخواہ کا جائزہ لیتی رہے۔ اور حتی الوسع توازن قائم رکھنے کی کوشش کرتی رہے۔ اور تنخواہوں میں جو تفاوت ہے اسے نظم و نسق کے قیام کا لحاظ رکھتے ہوئے آہستہ آہستہ کم کرنی چاہئے

انگریزی قرآن مجید کے لئے قرض دینے والے احباب اپنا روپیہ واپس لے لیں

قرآن مجید انگریزی کی مد میں جن احباب نے صدر انجمن احمدیہ کو قرض دیا تھا۔ اب وہ اپنا روپیہ واپس وصول فرمالیں۔ اس سے قبل دو دفعہ یہ اعلان کیا جا چکا ہے احباب اپنا یہ روپیہ ۱۵ اپریل ۱۹۵۱ء تک وصول فرمالیں۔ ازاں بعد اس سال کا بجٹ ختم ہو جانے کی وجہ سے روپیہ کی وصولی میں دقت ہوگی۔ جو احباب خود تشریف نہیں لا سکتے۔ وہ مجلس شاورت پر آنے والے دوستوں کی معرفت یا ڈاک کے ذریعہ روپیہ منگوالیں روپیہ کی وصولی کی رسید پر ۲ آنے کا رسیدی ٹکٹ لگا کر ارسال فرمائیں۔

مینیجر دفتر تفسیر القرآن انگریزی ربوہ ضلع جھنگ

هر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

شدید مشکلات کے باوجود ہر شعبہ میں تعلیم الاسلام کالج کی نمایاں ترقی

کالج کی سالانہ روئداد

(یہ روئداد صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور نے کالج کی تقسیم اسناد و انعامات کی سالانہ تقریب (۴ مارچ ۱۹۵۱ء) کے موقع پر پیش فرمائی)

صاحب صدر و معزز حضرات!

گذشتہ سال سالانہ رپورٹ پیش کرتے وقت مجھے ان مشکلات کا ذکر کرنا پڑا تھا جو ہمیں تقسیم برصغیر ہند کی وجہ سے پیش آئیں۔ خیال تھا کہ مشکلات کا دور ختم ہو گیا اور ہم سب اپنی طاقت اور ہمت کے مطابق سکون اور اطمینان کے ساتھ کالج کی ترقی اور بہبود کی طرف اپنی پوری توجہ منعطف کر سکیں گے مگر نوشتۂ تقدیر کچھ اور تھا۔ تاریخ کو حضرت داؤد علیہ السلام کے سامنے پیش ہونے والے ان دو گروہوں کا قصہ دہرانا تھا۔ جن کا ذکر قرآن کریم میں ان الفاظ میں آیا ہے:۔

ان ھذا اخی لہ تسع وتسعون نعجۃ ولی نعجۃ واحدۃ فقال اکفلنیھا وعزنی فی الخطاب۔ قال لقد ظلمک بسؤال نعجتک الی نعاجہ۔ وان کثیرا من الخلطاء لیبغی بعضھم علی بعض الا الذین آمنوا وعملوا الصلحت وقلیل ما ھم

(سورہ ص رکوع ۲)

یعنی میرے اس بھائی کی ننانوے دنبیاں ہیں اور میری ایک۔ اور یہ کہتا ہے کہ یہ دنبی بھی مجھے دیدو۔ اور اس بات پر بڑا زور دیتا ہے حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا۔ یقیناً اس نے یہ سوال کر کے کہ تو اپنی دنبی بھی اس کی دنبی میں شامل کر دے تجھ پر بڑا ظلم کیا اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔ اکثر شراکت والے اور ساتھی ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہی رہتے ہیں سوائے ان کے جو ایمان لائے۔ اور جنہوں نے عمل صالح کیا۔ مگر ایسے لوگ کم ملتے ہیں۔

یہ درسگاہ مہاجر تھی۔ ہمیں سب کچھ مشرقی پنجاب میں چھوڑ کر پاکستان آنا پڑا تھا۔ یہاں اپنی آبادکاری میں سینکڑوں دقتیں پیش آئیں۔ جو عمارت بعد وقت ہمیں ملی وہ خستہ حالت میں تھی۔ زر کثیر خرچ کر کے اور کافی تگ و دو کے بعد ہم اس کے بڑے حصے کو مرمت کروانے کے قابل ہو سکے۔ اس عمارت کے بعض حصوں پر ہمیں ابھی قبضہ بھی نہ ملا تھا کہ بعض مقامی انجمنوں کی طرف سے یہ سوال اٹھایا گیا کہ یہ عمارت اس تعلیمی ادارے چھین کر ہمیں دی جانی چاہیئے۔ دلیل یہ

کہ ہمارے طلباء کی تعداد اس کالج کے طلباء سے زیادہ ہے اور ہمیں اس ادارہ کی نسبت زیادہ جگہ کی ضرورت ہے۔ صرف سوال ہی نہ اٹھایا گیا بلکہ بڑی ذمہ دار ہستیوں نے حضرت داؤد علیہ السلام کی روایات کو پس پشت ڈالتے ہوئے اس معاملے میں اس گروہ کا ساتھ دیا جو ننانوے بھیڑیں پہلے ہی اپنے گلہ میں رکھتا تھا اور یہ بھی نہ سوچا کہ ہر دو عمارتوں میں قریباً ایک جیسی ہی گنجائش ہے۔ اور امیر سائل نے اپنے احاطہ کے ایک حصہ کو کرایہ پر دے رکھا ہے۔ بوجہ امیر ہونے کے وہ اپنی ضروریات کے لئے مزید عمارت تعمیر کر سکتا ہے۔ حکومت اگر مدد دینا چاہتی ہے تو وہ لاہور میں شہر سے باہر مناسب عمارتیں تعمیر کر کے دے سکتی ہے۔ آخر اس مہاجر ادارہ کو کیوں تنگ کیا جا رہا ہے جو ایک کھنڈر پر قناعت کئے بیٹھا ہے۔ ہمیں بھی جب دنیا کے رشتے ٹوٹتے نظر آئے تو ہم اپنے منصف خدا پر توکل کرتے ہوئے خاموش ہو بیٹھے۔ ؎

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں

یہ معاملہ ابھی زیر غور ہے اور خدا جانے اس کا فیصلہ کیا ہو۔ مگر سال زیر رپورٹ میں ان غیر مطمئن حالات کا جو زہریلا اثر پڑ سکتا تھا پڑا اور ہماری بہت سی تجاویز شرمندہ معنی نہ ہو سکیں۔

نتائج:۔ ان مشکلات کے باوجود خداوند تعالیٰ کے فضل سے ہمارے نتائج کافی اچھے رہے اور ہر امتحان میں یونیورسٹی کی اوسط سے بڑھ کر۔ چنانچہ بی۔اے میں یونیورسٹی کے نتائج کی اوسط ۳۶ فیصدی تھی اور ہماری اوسط ۴۳ فیصدی۔ بی ایس سی میں یونیورسٹی کی اوسط ۴۰ فی صدی تھی اور ہماری اوسط ۶۰ فیصدی۔ اسی طرح ایف۔اے میں یونیورسٹی کی اوسط ۴۱ فی صدی اور ہماری اوسط ۴۴ فیصدی۔ ایف۔ ایس۔ سی میں یونیورسٹی کی اوسط ۳۳ فیصدی اور ہماری اوسط ۳۹ فیصدی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

تعداد طلباء:۔ قیام پاکستان کے بعد ۴۸-۴۷ء میں ہمارے طلباء کی تعداد ۶۰ کے لگ بھگ رہ گئی تھی ۴۹-۴۸ء میں ہمارے کالج میں ۱۳۰ طلباء تھے ۵۰-۴۹ء میں ۲۶۰۔ اور امسال ہمارے طلباء کی تعداد ۳۲۵ ہے۔

آمد و خرچ

سال رواں میں ہماری کل متوقع آمد	۲۹,۸۰۰
کل متوقع خرچ	۹۹,۸۵۸

یعنی ۷۰,۰۵۸ کی رقم کا بار صدر انجمن احمدیہ ربوہ پر پڑے گا۔ جناب سابق ناظم تعلیمات عامہ (ایس۔ایم شریف صاحب) مہاجر اداروں سے چونکہ خاص حسن سلوک کرتے رہے ہیں۔ اس لئے گذشتہ سال ان کی غیر حاضری میں محکمہ تعلیم کی طرف سے جو ۵,۰۰۰ روپیہ کی رقم ہمیں دی گئی تھی وہ آپ نے منسوخ کر دی۔ امسال ہمیں محکمہ تعلیم کی طرف سے گرانٹ ان ایڈ کے طور پر کوئی رقم نہیں ملی۔ ہمیں توقع ہے کہ نئے ناظم تعلیمات اس پر نظر ثانی فرمائیں گے۔

ہجرت کے بعد ہمیں تعلیم الاسلام کالج پر کل ۳,۰۸,۲۵۷-۳-۳ کی رقم خرچ کرنی پڑی ہے۔ جس کے مقابل حکومت کی طرف سے ہمیں جو امداد ملی وہ درج ذیل ہے۔

سال		رقم
۴۸-۴۷ء		صفر
۴۹-۴۸ء		صفر
۵۰-۴۹ء	گرانٹ	۵,۰۰۰
	مہنگائی الاؤنس	۳,۶۵۸
۵۱-۵۰ء	" "	۳,۶۵۸
		۱۲,۳۱۶

یعنی ہمارا کل خرچ ۳,۰۸,۲۵۷-۳-۳ ہوا اور حکومت کی طرف سے اس وقت تک کل امداد ۱۲,۳۱۶ روپے ملی جس پر ہم محکمہ تعلیم کے بہت ممنون ہیں۔

وظائف و رعایت

کم تنخواہ پانے والے معذور اور لاچار ماں باپ کے ہونہار بچے قوم کے مستقبل کے ستون درگاہ امداد سے مایوس ہو کر ہمارے پاس آتے ہیں انہیں اس مہاجر درسگاہ میں سہارا ملتا ہے۔ چنانچہ اس وقت ہمارے ہاں ۱۰۸ طالب علموں کو فیس کی رعایت دی جا رہی ہے اور ۵۵ طالبعلم مختلف قسم کے تعلیمی وظائف حاصل کر رہے ہیں یعنی مجموعی طور پر پچاس فیصدی طلباء سے زائد کو مالی امداد مل رہی ہے۔

کتب خانہ

دوران سال میں تقریباً ڈیڑھ ہزار کتب کا اضافہ ہوا۔ ہمارے ہاں ۱۰ اخبار اور ۲۲ رسالے آتے ہیں۔ دوران سال میں قریباً اڑھائی ہزار کتب سے طلباء و اساتذہ نے فائدہ اٹھایا۔

فضل عمر ہوسٹل

طلباء کی تعداد ۱۲۰ کے قریب رہی۔ مزید گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے طلباء کو داخل نہ کیا جا سکا۔ اور اس وجہ سے کالج کے داخلہ پر بہت برا اثر پڑا۔

طلباء کی عام صحت عرصہ زیر نظر میں اچھی رہی۔ اس سال رہائشی کمروں۔ کچن غسل خانوں اور دیگر جگہوں پر ڈی۔ڈی۔ٹی کا استعمال کیا جاتا رہا جس کی وجہ سے ملیریا اور پیچش تقریباً ناپید رہے۔

ہوسٹل میس:۔ ہوسٹل کا میس حسب سابق عمدگی سے چلتا رہا۔ میس کے اخراجات فی وقت سوا پانچ آنے سے ساڑھے پانچ آنے تک رہے۔ کھانے کا معیار گرائے بغیر اتنا سستا کھانا پنجاب یونیورسٹی کے کسی کالج میں نہیں ملتا۔ چنانچہ لاہور کے مختلف کالجوں کے طلباء اپنے اپنے پرنسپل صاحب کی خاص اجازت سے ہوسٹل میں سے کھانا کھاتے رہے۔

تربیت و نگرانی:۔ طلباء کی تربیت کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔ کوشش کی جاتی ہے کہ ہر مسلمان طالب علم نماز ادا کرے۔ قرآن کریم اور حدیث شریف کا روزانہ صبح و شام درس ہوتا ہے۔ جو طلباء عربی نہیں جانتے انہیں عربی سکھانے کا انتظام کیا گیا ہے

فضل عمر ہوسٹل یونین کے اجلاس ہفتہ وار ہوتے رہے ہیں جن میں طلبا نے مقالہ جات پڑھے اور تقاریر بھی کیں۔ اسی یونین کے ماتحت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب سابق امام مسجد لنڈن۔ جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب سابق امام مسجد دمشق اور چودھری محمد علی صاحب ایم۔اے صدر شعبہ فلاسفی تعلیم الاسلام کالج لاہور نے مختلف موقعوں پر خطاب کیا۔ نیز یونین کے ماتحت ایک انعامی تقریری مقابلہ ہوا جس میں حسام الدین ظفر سال چہارم عبدالرحمٰن سال دوم اور شیخ منیر احمد سال دوم علی الترتیب اول دوم اور سوئم رہے۔

المنار

المنار کے حصہ انگریزی کے نگران مکرم چودھری محمد علی صاحب ایم۔اے اور حصہ اردو کے نگران ملک فیض الرحمٰن فیضی ایم۔اے ہیں۔

یہ ایک معیاری رسالہ ہے جس کے ثبوت میں وہ آراء پیش کی جا سکتی ہیں جو وقتاً فوقتاً اہل ذوق اور اہل الرائے اصحاب کی طرف سے ظاہر کی جاتی رہی ہیں۔ ادارہ خاص طور پر مکرم صوفی عبدالعزیز۔ مکرم حبیب اللہ خاں اور جنید ہاشمی کا مشکور ہے جنہوں نے اپنے قیمتی تخلیقی شہکاروں سے المنار کے صفحات کو زینت دی۔ طلباء میں سے منیر احمد شیخ۔ اعجاز الہٰی اور سید ناصر احمد شاہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

علمی مشاغل

نصاب میں کھو جانا۔ ادھورے علم تک ہی پہنچا سکتا ہے جو جہالت سے بدتر ہے۔ پس حقیقی علم کے حصول کے لئے کالج کی زندگی میں ان علمی مشاغل کا پایا جانا ضروری ہے جنہیں زائد از نصاب کہا جاتا ہے۔ ہمارا کالج ایسے علمی مشاغل میں کسی سے پیچھے نہیں رہا۔ اس میدان میں اگر طلباء نے

مبذبانہ کوششیں کیں تو ماہرین فن نے بھی اپنی تحقیق کے نتائج طلباء کے سامنے رکھ کر ان کے علم میں بیحد اضافہ اور ان کے ذہنوں میں جلا پیدا کی جس کی تفصیل مختلف مجالس کی مساعی کے ذکر میں آپ کو ملے گی۔

مجلس عمومی

مجلس عمومی کالج کے جملہ طلبہ کی مجلس ہے جس کا کام طلباء میں فن تقریر کا شوق اور اس کی مہارت پیدا کرنا ہے۔ اس کے ماتحت طلباء زندگی کی گوناگوں ذمہ واریوں کو سمجھنے اور صحیح طور پر عہدہ برآ ہونے کی مشق کرتے ہیں۔ اس کی قیادت مکرم محمد مقبول الٰہی ایم اے کے سپرد ہے اور طلبہ میں سے نائب صدر سردار رشید احمد قیصرانی ہیں۔

کالج یونین نے اس سال اپنے پچھلے سالوں کی سرگرمیوں کے ریکارڈ کو مات کر دیا ہے جن میں سے خاص بات یہ ہے کہ طلباء کو اس مجلس کی اہمیت کا صحیح احساس پیدا ہوا ہے اور اس کی تمام مجالس کے ہر پروگرام میں خوب جوش سے حصہ لیا ہے۔

اس مجلس کے اجلاس ہر ماہ کی پہلی تین جمعراتوں کو منعقد ہوتے ہیں جن میں خود طلباء سے نیز باہر سے بلائے ہوئے علم دوست احباب اور ملک کے مشہور و معروف حضرات سے مختلف موضوعات پر تقاریر کروائی جاتی ہیں۔ پروفیسر صاحبان بھی گاہے بگاہے طلباء سے خطاب فرماتے ہیں۔

پروفیسروں میں سے مکرم بشارت الرحمٰن نے "اسلامی شعار" کے موضوع پر ایک نہایت ہی قیمتی اور قابل عمل نصائح سے پر مقالہ پڑھا۔ مکرم فیض الرحمٰن صاحب فیضی نے مجلس اقتصادیات کے پشاور کے دورے سے واپسی پر صوبہ سرحد کے تاثرات پر اقتصادی نقطۂ نگاہ سے ایک پر از معلومات لیکچر دیا۔ دہلی یونیورسٹی کے پروفیسر اے۔ ایم ذہنی گلزار ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ایچ ہونے "کیا ادب ملک و قوم کی تعمیر و تنظیم کے لئے ضروری ہے" کے موضوع پر ایک نہایت دلچسپ تقریر فرمائی۔

اس سال مجلس عمومی نے پہلی مرتبہ لاہور سے باہر کے کالجوں میں ان کے آل پاکستان انٹر کالجیٹ مباحثوں میں حصہ لینے کے لئے اپنے کالج کے نمائندے بھیجے چنانچہ اوائل جنوری میں اسلامیہ کالج کراچی کے اردو اور انگریزی کے آل پاکستان کالجیٹ جناح میموریل مباحثوں میں ہمارے کالج کے مقررین کی دو ٹیموں نے حصہ لیا۔ ایک ٹیم اسلامیہ کالج گوجرانوالہ کے آل پاکستان انٹر کالجیٹ مباحثے میں شریک ہوئی۔

مقامی کالجوں کے کم و بیش ہر آل پاکستان انٹر کالجیٹ مباحثے میں بھی ہماری کالج یونین کے مقررین حصہ لیتے رہے۔ اسلامیہ کالج لائلپور کے آل پاکستان انٹر کالجیٹ مباحثے میں ہماری ٹیم اول رہی۔ اور تاثیر میموریل ٹرافی جیتنے میں کامیاب ہوئی ٹیم کے ایک مقرر مجیب الرحمٰن صادق سال دوم نے دوسرا انعام بھی حاصل کیا۔ پنجاب سٹوڈنٹس فیڈریشن کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے آل پاکستان انٹر کالجیٹ اردو مباحثے میں ہماری ٹیم کے ایک ممبر رشید احمد قیصرانی سال چہارم نے اول انعام حاصل کیا۔ ان کامیابیوں پر کالج یونین مستحق مبارکباد ہے۔

مجلس عمومی نے اس سال پہلی مرتبہ اپنے کالج میں بین الکلیات تقریری مقابلوں All pakistan Inter Collegiate Declamation Contests کا انعقاد کیا۔ جو ہر دو زبانوں میں انگریزی اور اردو میں ہوئے ان کے موضوع مندرجہ ذیل تھے:-

اردو:- (۱) اسلامی ممالک کا اتحاد ہی مسلمانوں کے مستقبل کو روشن بنا سکتا ہے۔

(۲) اشتراکیت ایک ناقص ضابطۂ حیات ہے۔

English :- (1) Pakistan's strength lies in the literacy of its masses. (2) U.N has failed To achieve world peace.

تقریباً چودہ کالجوں کی ٹیمیں ان میں شریک ہوئیں۔ ہر ٹیم میں دو مقرر ہر ایک موضوع پر بولنے کے لئے شامل تھے۔ ہر مقابلے میں ایک ٹرافی اور تین انفرادی انعامات مقرر کئے گئے تھے۔ ان مقابلوں میں اردو ٹرافی میڈیکل کالج لاہور اور انگریزی ٹرافی گورنمنٹ کالج لاہور نے جیتی۔ ہمارے کالج کے ایک مقرر امان اللہ سال سوم نے انگریزی کے مقابلہ میں دوسرا انعام حاصل کیا۔ ان مقابلوں کی امتیازی خصوصیت یہ تھی کہ ان میں شامل ہونے والے اپنے اور دیگر کالجوں کے طلباء نے متانت وقار اور سنجیدگی کا پورا پورا ثبوت دیا۔

مجلس عربی

طلبہ میں ادب و تاریخ عربی سے دلچسپی پیدا کرنے کے لئے مجلس عربی میں مندرجہ ذیل عنوان پر مقالے پڑھے گئے۔

مسلمان اور علم جغرافیہ۔ سپین میں عرب۔ اسلام سے قبل عرب کی تاریخ۔ صلیبی جنگیں۔ الخوارج۔ مسلمان اور علم طب۔ اسلامی کتب خانے۔ یہ مقالے زیادہ تر طلبہ کے تیار کردہ ہیں۔ ان کے علاوہ مکرم مولانا نصر اللہ احسان الٰہی ایم اے نے البدعیات کے موضوع پر دلچسپ مقالہ پڑھا۔ مجلس عربی کے صدر مکرم بشارت الرحمٰن ایم۔ اے ہیں۔ جو مجلس کو کامیاب بنانے میں بیحد دلچسپی لیتے ہیں۔ ڈاکٹر عنایت اللہ صدر شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی نے پچھلے دنوں ایک اجلاس میں ان کی مساعی کو سراہا۔

مجلس نفسیات و فلسفہ

اس مجلس نے حسب سابق بی۔ ایم۔ اے کے امیدواروں کو تیار کرنے کے لئے ایک کورس کا اہتمام کیا جس میں پروفیسر ایم اسلم صدر شعبۂ نفسیات پنجاب یونیورسٹی نے بھی حصہ لیا۔ مجلس کے زیر اہتمام طلبہ کو ان کے مذاق اور صلاحیتوں کے مطابق آئندہ کیریئر کے انتخاب کے بارے میں مشورے دیئے جاتے رہے۔ خالص نفسیاتی اصول علاج کی روشنی میں چند مریضوں کا ذہنی علاج کیا گیا۔ مکرم پروفیسر محمد علی ایم۔ اے صدر مجلس نے مسمریزم اور ذہنی بیماریوں کے اسباب کے موضوع پر دو تقریریں کیں۔ مجلس نے بہت سے طلبہ کی مختلف رنگوں میں امتیاز کرنے کی قابلیت کا امتحان لیا۔ چند طلباء colour blind ثابت ہوئے۔

مجلس اقتصادیات

مکرم فیض الرحمٰن فیضی ایم۔ اے کی زیر نگرانی مجلس کی سرگرمیاں بدستور جاری رہیں۔ طلبہ نے اقتصادیات کے متعلق مضامین پر مقالے پڑھے اس کے علاوہ اس مجلس کے زیر اہتمام مکرم منیر احمد ایم۔ اے لیکچرار پنجاب یونیورسٹی۔ پروفیسر کفا ملیسن صدر شعبہ اقتصادیات ایف سی کالج اور مکرم فضل الٰہی ایم۔ اے۔ رئیس شعبہ اقتصادیات ایم۔ اے۔ او۔ کالج نے (۱) State bank (۲) Trade cycles of pakisistan (۳) Theory of rent. کے موضوعات پر دلچسپ تقاریر فرمائیں۔ جن سے طلبہ کی معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوا۔

مجلس ڈاکٹر ایس ایم اختر صدر شعبۂ اقتصادیات پنجاب یونیورسٹی اور پرنسپل ہیلی کالج کی ممنون ہے۔ جنہوں نے بعض اجلاسوں میں صدارت فرمائی۔

گذشتہ سال اس مجلس نے "ینگ اکانومسٹ" کے نام سے ایک کتابی سلسلہ شروع کیا تھا جو اس سال بھی جاری رہا۔ جس میں حالات حاضرہ سے متعلق ماہرین اقتصادیات کے گراں قدر مقالے شائع ہوتے رہے۔ مجلس اقتصادیات نے اوکاڑہ ملز۔ مردان شوگر فیکٹری۔ ہائیڈرو الیکٹرک سکیم مالاکنڈ۔ درگئی الیکٹرک سکیم وارسک سکیم۔ واہ سیمنٹ فیکٹری اور ترناب فروٹ فارم پشاور ایسے صنعتی مراکز کے دورے کئے۔

سائنس سوسائٹی

سائنس سوسائٹی کی سرگرمیاں بدستور جاری رہیں۔ طلبہ نے The discovery of atomic Bomb is a blessing in disguise پر تقریریں کیں اور تحریری مقابلوں میں شریک ہوئے۔ ان کے علاوہ خان عبدالرحمٰن خاں ڈائریکٹر محکمہ زراعت اور ڈاکٹر نصیر الدین پال سے مختلف موضوعات پر تقریریں کروائی گئیں۔

ملک کے صنعتی اداروں کو دیکھنے کے لئے اس مجلس نے مجلس اقتصادیات کے ہمراہ دورے کئے اس مجلس کے زیر اہتمام ایک صنعتی سکیشن بھی قائم کرنے کا ارادہ ہے جس میں طلبہ کو فی الحال مختصر پیمانے پر صابون سازی اور تیل بنانے کا کام سکھایا جائے گا۔ انشاء اللہ

مکرم سلطان محمود شاہد ایم۔ ایس۔ سی اس مجلس کے صدر ہیں۔

بزم اردو

طلبہ میں ادب اردو کے مطالعہ کا شوق پیدا کرنے کی غرض سے یہ مجلس مکرم شیخ محبوب عالم خالد ایم۔ اے کی زیر نگرانی مصروف عمل رہی۔ طلبہ کے علاوہ ڈاکٹر محمد باقر۔ ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی صوفی غلام مصطفیٰ تبسم اور شیخ محبوب عالم خالد نے علی الترتیب اردو ادب میں نئے رجحانات حسرت موہانی کی شاعری اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا اسلوب تحریر پر پُر مغز مقالے پڑھے۔ نیز مکرم صوفی عبد العزیز ایم اے نے اقبال کی شاعری کے موضوع پر تقریر کی۔ مبشر قیصرانی اور فیض احمد اسلم نے حالی اور اختر شیرانی کی شاعری پر مقالے پڑھے۔

مجلس ارشاد

مسائل حاضرہ پر اسلامی نقطۂ نظر سے روشنی ڈالنے۔ مذہب اسلام سے دلبستگی پیدا کرنے اور احکام اسلامی پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کے لئے کالج میں مجلس ارشاد کی تشکیل کی گئی ہے جس میں اختلافی مسائل سے قطع نظر محاسن اسلام کو طلبہ کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اپنی مختصر سی عمر میں۔ اس مجلس نے نمایاں کام کیا ہے۔ چنانچہ اس مجلس کے زیر اہتمام "اسلام اور دیگر مذاہب" کے موضوع پر مولانا قاضی محمد نذیر فاضل "میں نے اسلام کیوں قبول کیا" پر عبد الشکور کنزے جرمن نومسلم نے "ہالینڈ میں اسلام" کے موضوع پر مکرم حافظ قدرت اللہ اور "انڈونیشیا میں اسلام" پر مکرم مولوی ابوبکر آف انڈونیشیا نے تقاریر کیں۔ مکرم پروفیسر محمد اسلم ایم۔ اے وائس پرنسپل گورنمنٹ کالج نے پچھلے دنوں "سائنس فلسفہ اور مذہب" کے موضوع پر تقریر کرنا تھی مگر ان کی علالت کی وجہ سے یہ تقریر ملتوی کر دی گئی

مجلس ارشاد متذکرۃ الصدر مقاصد سے متعلق وقتاً فوقتاً دو ورقے شائع کرتی ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں اس مجلس کی طرف سے نماز کو تلقین کے لئے ایک دو ورقہ بعنوان "نماز کلید کامیابی ہے" شائع کیا گیا۔ اس مجلس کے صدر خان ارجمند خان ہیں۔

(باقی)

مودودی صاحب اور صوبائی الیکشن

(از ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب)

"یہ بات اور بھی واضح ہو جاتی ہے۔ جب ہم یہ پڑھتے ہیں۔ کہ پاکستان میں ایک جمہوری نظام قائم ہوگا جس میں ہندوؤں۔ سکھوں اور دوسری اقلیتوں کو پورے پورے تحفظات کے ساتھ شریک فی الحکم کیا جائے گا۔ اسلام کے نزدیک یہ مجوزہ نظام ویسا ہی باغیانہ اور کافرانہ ہے جیسا کہ روس۔ جرمنی اور انگلستان میں ہے" (ابوالاعلیٰ صاحب مودودی ترجمان القرآن جلد ۷، صفحہ ۲۹۷)

(۱)

مندرجہ بالا الفاظ جماعت اسلامی کے امیر جناب سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے نظریہ پاکستان کی تائید میں لکھی ہوئی ایک کتاب پر تنقید کرتے ہوئے تحریر فرمائے تھے۔ بغیر کسی اشکال و اغلاق کے یہ فقرات قائل کے مفہوم کو واضح کر رہے ہیں۔ کہ پاکستان میں ایسا جمہوری نظام جس میں اقلیتوں کو تحفظات کے ساتھ شریک فی الحکم کیا جائے گا۔ ایک "کافرانہ" اور "باغیانہ" نظام ہے۔

یہ اُن دنوں کی بات ہے۔ جب پاکستان ابھی منصۂ شہود پر نہ آیا تھا۔ مسلمان قوم "پاکستان" کا مطالبہ پیش کر چکی تھی۔ اس کے حصول پر کمربستہ ہو چکی تھی۔ تحریر و تقریر میں "پاکستان" موضوعِ سخن بن چکا تھا۔ ارادوں میں پختگی اور عزم پیدا ہو چکا تھا۔ مخالف اور موافق آواز بلند ہونے لگی تھی۔ انہیں دنوں مودودی صاحب کے ذریعہ ۱۹۴۱ء میں ہمیں یہ بتایا گیا تھا۔ کہ ایسا نظام "باغیانہ" اور "کافرانہ" ہے۔

آخر پاکستان ایک حقیقت بن گیا۔ اور وہ خواب شرمندۂ تعبیر ہوا۔ مختلف عناصر کی مخالفتوں اور مخاصمتوں کے باوجود دنیا کے نقشہ پر پاکستان نے جگہ لی۔ پاکستان نے عالم شہود پر آتے ہی اپنی گود اُن کے لئے بھی کھول دی جو اس کے دشمن اور مخالف تھے۔ بالکل اُسی طرح اُن کے لئے جو اس کے حامی تھے۔ مودودی صاحب بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح اُسی "باغیانہ" اور "کافرانہ" نظام کے ماتحت پناہ لینے پر مجبور ہوئے۔ جس نظام باطل کو وہ اپنے پرواز تخیل میں کئی بار مردود کر چکے تھے۔ جسے جنت الحمقاء قرار دے چکے تھے۔ جس کے رد میں اپنی قلم کو کئی بار زحمت جنبش دے چکے تھے۔ خیر معاملہ یہاں تک ہی رہتا۔ تو اتنا تعجب انگیز نہ تھا۔ مگر آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ مودودی صاحب اُسی باغیانہ نظام میں شمولیت کے لئے بیقرار ہیں۔ الیکشن میں شمولیت کے لئے "صالح" نمائندوں کا تقرر ہو چکا۔ اور اپنے اپنے حلقہ میں وہ اپنی پوری طاقت سے نبرد آزمائی میں مشغول ہو چکے ہیں۔ آج الیکشن میں کامیابی کے لئے وہاں بھی دنیاداریاں وہی ہتھکنڈے۔ وہی سیاسی جوڑ توڑ۔ وہی بے جا تفاخر اور وعدے۔ وہی ترغیب و تحریص مودودی صاحب کے صالح نمائندے بھی کر رہے ہیں۔ سیاسی میدان میں آگے بڑھنا مذموم نہیں۔ جمہوریت کی دوڑ میں خدمت کا موقعہ حاصل کرنا قابل صد احترام ہے۔ لیکن ہمیں پہلے یہ فیصلہ ضرور کرنا ہوگا۔ کہ آیا اب بھی یہ کافرانہ اور باغیانہ نظام ہے۔ یا یہ اسلامی نظام بن چکا ہے اگر نہیں تو آج بھی وہی ہے۔ جو اوپر درج ہو چکا ہے۔ تو پھر ہم مودبانہ طور پر مودودی صاحب سے یہ پوچھنے کی جسارت کر سکتے ہیں۔ کہ اس باغیانہ نظام میں شمولیت کے لئے یہ بے قراری کیوں ہے؟ آپ اس باغیانہ نظام کا ایک حصہ کیوں بننا چاہتے ہیں۔ اس مشین کا ایک پرزہ کیوں بننا چاہتے ہیں۔ جس کی ترکیب و ساخت ہی غلط ہے۔ آپ اُس کی ایک کل بننے کی کیوں تمنائی ہیں یا صاف کہیں۔ کہ ہم اپنی رائے بدل چکے۔ لیکن یہ بھی تو یاد نہیں مودودی صاحب فرماتے ہیں۔

"لاکھوں مسلمانوں نے اپنے جانیں دیں اپنی بہنوں اور بیٹیوں کی عصمتیں گنوائیں۔ کروڑوں اور اربوں روپیوں کی جائدادیں تباہ کروائیں کہ امریکہ و برطانیہ کے طرز کی ایک بے دین قومی حکومت قائم ہو جائے"۔

(دستوری سفارشات پر تنقید صفحہ ۷)

ایسی بے دین حکومت میں شمولیت اور اس کے لئے یہ جد و جہد کیوں کی جا رہی ہے۔ مودودی صاحب تو روحانی مصلح ہونے کے مقام پر کھڑے ہو رہے ہیں۔ انہیں تو ایسی سیاسی دورنگی سے باز رہنا تھا۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ روحانی مصلح اور سیاسی لیڈر میں یہی فرق ہوتا ہے۔ مودودی صاحب ایک ہوشیار سیاسی لیڈر کی مانند زمانہ کی رَو میں بہہ گئے۔ اور آج اُسی باغیانہ اور کافرانہ نظام میں شمولیت کی تگ و دو ہو چکی۔ نقارہ بج چکا اور میدان انتخاب میں پہلوان اُتر چکے مودودی صاحب آگے چل کر فرماتے ہیں۔

"اس تشریح سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن و حدیث میں اسلامی حکومت کی جو امتیازی خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ اُن میں سے کوئی بھی ان دستوری سفارشات میں نہیں پائی جاتی۔ یہ سفارشات ایک خالص لادینی (Secular) ریاست کے دستور کا خاکہ پیش کرتی ہیں۔ (ایضاً صفحہ ۲۲)

(۲)

مودودی صاحب کے رسالہ "جماعت اسلامی کی انتخابی جد و جہد" اور "منشور جماعت اسلامی" کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے نزدیک کسی اسمبلی کی ممبری کے لئے خود بخود بطور امیدوار کھڑا ہونا ایک غیر اسلامی طریق ہے جو اس طرح کھڑا ہو یہی اُس کے نااہل ہونے کا ثبوت ہے لیکن جس شخص کو پنچائت کے ذریعہ کھڑا کر دیا جائے ایسا "صالح" شخص اس صوبائی الیکشن میں صحیح نمائندہ ہے۔

"پنچائتی نظام کے ذریعہ سے جو صالح آدمی منتخب ہو کر کسی صوبہ کی اسمبلی میں جائیں۔ وہ ایک اسلامی پارٹی کی صورت میں منظم ہوں (منشور اسلامی صفحہ ۹)

اوّل تو یہ امر بحث طلب ہے۔ کہ مودودی صاحب کا یہ دعویٰ بلا دلیل کہاں تک درست ہے کہ یہ انتخاب اسلامی طریق انتخاب ہے۔ اور اسے اسلامی طریق انتخاب قرار دینا ہی غلط ہے۔ لیکن سر دست ہم اس بحث کو چھوڑتے ہیں صرف مودودی صاحب سے یہ پوچھتے ہیں کہ کیا پنچائت کا یہ کہہ دینا کہ فلاں شخص ہمارے نزدیک "صالح" ہے۔ اس کی "صالحیت" کے لئے مطبوعہ سند ہو گیا۔ کیا غیر صالح اراکین کے چنے ہوئے نمائندے "صالح" کہلائیں گے یا یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ایسے انتخاب کرنے والے بھی صالح ہوں۔ صالح افراد کا کسی صالح فرد کا صحیح انتخاب تو سمجھ میں آ سکتا ہے۔ لیکن کیا مودودی صاحب عام جمہور کو صالحیت کے مقام پر سمجھتے ہیں۔ کیا الیکشن میں کھڑے ہونے والے اسلامی جماعت کے "صالح" نمائندے دل پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتے ہیں کہ اُن کی پنچائتوں میں اکثریت بھی "صالح" افراد کی تھی۔

اگر یہ ضروری ہے۔ کہ مرکزی قیادت کو "صالح" بنانے کے لئے صوبائی اسمبلی میں "صالح" ممبروں کی ضرورت ہے۔ تا وہ "صالح قیادت" کا انتخاب کر سکیں۔ تو یہ کیوں ضروری نہیں۔ کہ صوبائی اسمبلی کے لئے کھڑے ہونے والے افراد بھی صالح افراد کے انتخاب ہی سے صوبائی اسمبلی کے لئے کھڑے ہوں اور یہ بھی یقینی امر ہے۔ کہ مودودی صاحب کے نزدیک عام مسلمان صالح نہیں۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:۔

"اب ذرا اس قوم کی حالت پر نظر ڈالئے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہے۔ نفاق اور بدعقیدگی کی کونسی قسم ایسی ہے جس کا انسان تصور کر سکتا ہے۔ اور وہ مسلمانوں میں موجود نہ ہو۔ اسلامی جماعت کے نظام میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو اسلام کی بنیادی تعلیمات سے ناواقف ہیں۔ اور اب تک جاہلیت کے عقائد پر جمے ہوئے ہیں۔ وہ بھی ہیں جو اسلام کے اساسی اصولوں میں شک رکھتے ہیں اور شکوک کی علانیہ تبلیغ کرتے ہیں۔ وہ بھی ہیں جو علی الاعلان انکار کرتے ہیں۔ وہ بھی ہیں جو اسلامی عقائد اور شعائر کا کھلم کھلا مذاق اڑاتے ہیں۔ وہ بھی ہیں جو علانیہ مذہب سے اور مذہبیت سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ بھی ہیں جو خدا اور رسول کی تعلیمات کے مقابلہ میں کفار سے حاصل کئے ہوئے تخیلات افکار کو ترجیح دیتے ہیں۔ ...... (راسخ الایمان اور صحیح عقیدہ مسلمانوں کی ایک نہایت ہی قلیل جماعت کو چھوڑ کر اس قوم کی بہت بڑی اکثریت اس قسم کے منافق اور فاسد العقیدہ لوگوں پر مشتمل ہے۔

یہ تو تھا۔ ایمان کا حال۔ اب سمع و طاعت کا حال دیکھئے آپ مسلمانوں کی کسی بستی میں چلے جائیے۔ آپ کو عجیب نقشہ نظر آئے گا۔ اذان ہوتی ہے۔ مگر بہت سے مسلمان یہ بھی محسوس نہیں کرتے کہ مؤذن کس کو بلا رہا ہے۔ نماز کا وقت آتا ہے اور گذر جاتا ہے مگر ایک قلیل جماعت کے سوا مسلمان اپنے کاروبار یا لہو و لعب کو یاد خدا کے لئے نہیں چھوڑتا رمضان کا زمانہ آتا ہے۔ تو بعض مسلمانوں کے گھروں میں یہ محسوس تک نہیں ہوتا کہ یہ رمضان کا مہینہ ہے۔ بہت سے مسلمان علانیہ کھاتے پیتے ہیں۔ ...... زکوٰۃ اور حج کی پابندی اس سے بھی کم تر ہے۔ حلال و حرام اور پاک ناپاک کا امتیاز تو مسلمانوں سے اُٹھتا ہی چلا جاتا ہے۔ وہ کونسی چیز ہے۔ جس کو خدا اور رسول نے منع کیا ہو۔ اور مسلمان اس کو اپنے لئے مباح نہ کر لیتے ہوں۔ وہ کونسی حد ہے جو خدا اور رسول نے مقرر کی ہو۔ اور مسلمان اس سے تجاوز نہ کرتے ہوں۔ وہ کونسا ضابطہ ہے۔ جو خدا اور رسول نے قائم کیا ہو۔ اور مسلمان اُس کو توڑتے نہ ہوں۔ اگر مردم شماری کے لحاظ سے دیکھا جائے تو مسلمان کروڑوں میں دیکھئے۔ کہ کتنے فی صدی ہیں کتنے فی ہزار۔ بلکہ کتنے فی لاکھ۔ خدا اور رسول کے ماننے والے اور اسلامی ضوابط کی پابندی کرنے والے ہیں"۔ (تنقیحات صفحہ ۱۷۱ تا ۱۷۳)

مندرجہ بالا تحریر اپنی تفسیر آپ ہے۔ مودودی صاحب نے واقعی عام مسلمانوں کی حالت کا صحیح نقشہ کھینچا ہے لیکن کیا یہ فاسد العقیدہ مسلمان پنچائتوں کے ذریعہ مودودی صاحب کو "صالح" نمائندے عطا کر سکیں گے۔ قطعاً نہیں۔

مندرجہ بالا عبارت سے تو یہی سمجھ آتا ہے۔ کہ مودودی صاحب اس حسن ظنی میں مبتلا نہیں کہ یہ مسلمان "صالح" نمائندوں کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ لیکن آج انتخابی اور سیاسی مصلحتیں انہیں مجبور کر رہی ہیں۔ کہ وہ یہ آواز بلند کریں کہ یہ پنچائتی نظام صالح افراد کو پیش کرے گا۔ اور جن کو یہ پنچائتیں صالح قرار دیں گی۔ انہیں صالح متصور کیا جائے گا۔ حالانکہ مودودی صاحب کو خود بھی مسلّم ہے۔

"یہ کھلی ہوئی بات ہے۔ کہ جہاں عوام الناس خدا کے بجائے اپنی اغراض نفسانی کے بندے بنے ہوئے ہوں اور جہاں لوگ اپنی خواہشات نفس سے دستبردار ہو کر خدا کے آگے بالکل سر تسلیم خم کر دینے پر آمادہ نہ ہوں۔ خواہ ایسی آبادی کا نام اصطلاحاً مسلمان ہو یا غیر مسلم۔ بہرحال اس جگہ جمہوری اصولوں پر جو لوگ برسر اقتدار آئیں گے وہ خدا کے مطیع بندے تو نہیں ہوں گے ...... ناپاک دودھ میں سے جو مکھن نکلے گا۔ لامحالہ وہ خلاصۂ نجاست ہی ہوگا (ترجمان القرآن جلد ۱۶، صفحہ ۲۰۳)

پس ایسا پنچائتی نظام اس بات کی کوئی ضمانت نہیں کہ وہ جن افراد کو چنے گا۔ وہ "صالح" ہوں گے۔

بناسن کن ز گلستان من بہار مرا

تحریک چندہ خاص

برائے

تعمیر چندہ پختہ چاردیواری بہشتی مقبرہ قادیان

مکرمی:- قادیان میں موجودہ غیر معمولی حالات و شعائر اللہ کی حفاظت کو مد نظر رکھتے ہوئے تعمیر پختہ چاردیواری بہشتی مقبرہ قادیان کی منظوری اور ان اخراجات کیلئے چندہ خاص کی تحریک کا معاملہ نظارت ہذا کی طرف سے حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا۔ جس کو حضور نے ازراہِ کرم منظور فرماتے ہوئے اجازت مرحمت فرمائی ہے کہ علاوہ احباب جماعت احمدیہ ہندوستان کے اس تحریک میں شامل ہونے کیلئے جملہ افراد جماعت احمدیہ **پاکستان و دیگر ممالک** کو بھی دعوت دیجائے۔ تاکہ کوئی مخلص احمدی اس بابرکت ہنگامی چندہ کی تحریک کے ثواب میں شامل ہونے سے محروم نہ رہے

پس تعمیر چاردیواری بہشتی مقبرہ قادیان کی اہمیت کے پیش نظر تحریر خدمت ہے کہ آپ اپنی جماعت میں اس تحریک کا اعلان فرماتے ہوئے کوشش کریں کہ آپ کی جماعت کا ہر فرد اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر شعائر اللہ کی خدمت کے اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائے آپ کی جماعت کی طرف سے وعدہ جات کی فہرست جلد از جلد براہِ راست نظارت بیت المال قادیان میں موصول ہو جانی چاہیئے **وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ مارچ ۱۹۵۱ء** اور وصولی کی آخری تاریخ ۳۱- **اگست ۱۹۵۱ء** ہوگی۔ مگر آپ ہر ممکن کوشش فرمائیں۔ کہ ایسے احباب جو وعدوں کی یکمشت ادائیگی کر سکتے ہوں بلا تاخیر ادائیگی فرماکر اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔ تاقریب ترین عرصہ میں چاردیواری کی تعمیر کا کام شروع کیا جا سکے۔

اس تحریک میں وصول شدہ رقم صیغہ امانت دفتر محاسب ربوہ میں بمد "امانت چاردیواری بہشتی مقبرہ قادیان جمع کرا کر دفتر ہذا کو مطلع فرمایا جائے"

مجھے اُمید ہے کہ آپ مرکز قادیان کی اس اہم تحریک کو فوری طور پر جماعت کے ہر فرد تک پہنچا کر خاص طور پر کوشش فرمائیں گے کہ آپ کی جماعت کا ہر چھوٹا بڑا اور مرد و زن اس میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کرے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔

ناظر بیت المال قادیان

سمندر پار کے خریداران الفضل

کی خدمت میں گذارش ہے کہ مہربانی فرما کر اپنے ذمہ کا بقایا اور کم از کم ایک سال کیلئے قیمت اخبار پیشگی تیس ۳۰ روپیہ (پاکستانی) سالانہ کے حساب سے اپنی پہلی فرصت میں ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں بعض احباب نے اس پر توجہ فرمائی ہے۔ لیکن بعض کو اس طرف توجہ فرمانے کا موقعہ نہیں مل سکا۔ اب اس طرف فوری توجہ فرماویں۔ تاکہ اخبار ارسال خدمت ہو سکے۔ (منیجر)

پاکستان کے تمام شہریوں کو مساوی حقوق حاصل ہیں

(ڈاکٹر مالک)

ڈھاکہ:۔ ۱۷ مارچ۔ پاٹن ٹولہ میں ایک عام جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے، حکومت پاکستان کے وزیر متعینہ مشرقی بنگال ڈاکٹر اے ایم۔ مالک نے ان مشکلات کا ذکر کیا۔ جو دونوں ملکوں میں مہاجروں اور پناہ گزینوں کو پیش آ رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور ہندوستان دونوں ہی ملکوں کی حکومتیں چاہتی ہیں۔ کہ تارکین وطن اپنے گھروں کو واپس آ جائیں۔

انہوں نے مسلم مہاجروں سے کہا کہ وہ فیصلہ کر لیں کہ وہ ہندوستان واپس جائیں گے یا مستقل طور پر یہیں رہیں گے۔ جو ہندوستان واپس جانے کو تیار ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ ۳۱ مارچ سے پہلے وہاں کے متعلقہ حکام کو اپنے مکانات اور زمینوں کی واپسی کے لئے درخواست دے دیں۔ جنہوں نے یہاں رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ان کو چاہیئے کہ رہنے کے لئے جگہ اور روزگار کے لئے مقامی حکام سے رجوع کریں

مقامی مسلمانوں کو اس کی تلقین کرتے ہوئے کہ وہ اس کا خاص خیال رکھیں کہ ہندوؤں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ ڈاکٹر مالک نے کہا کہ اس سلسلہ میں صرف امن کا قیام ہی کافی نہیں ہے مسلمانوں کو اپنے طرز عمل یا گفتگو سے بھی ہندوؤں کو آزادہ نہیں کرنا چاہیئے۔

دہارہاٹ میں ایک بڑے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر مالک نے مسلمانوں کو اسکی تلقین کی کہ وہ اسلام کے اصولوں پر کاربند ہوں جس میں اقلیتوں سے کسی طرح کے امتیازی سلوک کی اجازت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے دستور میں ملک کے تمام شہریوں کو بالکل مساوی حقوق حاصل ہوں گے۔

ڈاکٹر مالک سے جو راجشاہی اور رنگ پور کے اضلاع کا ایک ہفتہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ ہندوؤں اور مسلم مہاجروں کے وفود نے ملاقات کی۔

برطانیہ میں جٹ ہوائی جہازوں کی تیاری

لنڈن ۱۷ مارچ۔ برطانیہ ایسے انتظام کر رہا ہے کہ یہاں جٹ ہوائی جہازوں کی تیاری میں امریکہ جیسی دشواریاں پیش نہ آئیں۔ جہاں انجن سازی کی رفتار طیاروں کے ڈھانچوں کی تیاری سے پیچھے رہ گئی ہے۔

گلاسگو کے نزدیک ہوائی جہازوں کے لئے رولز رائیس انجن بنانے کا ایک کارخانہ قائم کیا جا رہا ہے۔ گرچہ اس کارخانہ کو رولز رائیس لمیٹڈ چلائیگی۔ لیکن یہ سرکاری ملکیت ہوگی۔

اس کارخانہ میں ۴۰۰۰ اور ۵۰۰۰ کے درمیان آدمی کام کریں گے اور تقریباً ۱۸ مہینوں میں یہاں کام شروع ہو جائے گا۔

یقین کیا جاتا ہے کہ اس میں زیادہ "ایون" جٹ انجن بنائے جائیں گے۔ جو کینبرا بمبار طیارہ میں لگائے جاتے ہیں۔ اسکی اکثر تفصیلات کو اب تک خفیہ رکھا گیا ہے۔ یہ کارخانہ ان دو کارخانوں کے علاوہ ہے۔ جو کمپنی تعمیر کرنے والی ہے۔

(اسٹار)

پاکستان کے خلاف سازش پر برطانوی اخبارات کا تبصرہ

لنڈن۔ ۱۷ مارچ۔ لنڈن کے ذمہ دار پاکستانی حلقوں نے کہا ہے۔ بہ حیثیت مجموعی برطانیہ کے اخبارات نے پاکستان کے حالیہ واقعات کو احتیاط کے ساتھ منصفانہ طور پر پیش کیا ہے۔

"گرچہ واقعات کی رپورٹ مرتب کرنے میں کچھ غلطیاں ہو گئیں۔ تاہم یہ امر باعث اطمینان ہے۔ کہ اخبارات نے سازش کے متعلق ادارتی مقالے لکھنے کے لئے چار پانچ دن انتظار کیا۔ نیز ان تبصروں میں پاکستان سے ہمدردی ظاہر کی گئی اور کشمیر کے مسئلہ کو جلد حل کرنے کی اہمیت پر زور دیا گیا۔ کشمیر کے متعلق اداریوں میں پاکستان سے ہمدردی ظاہر کی جاتی رہی ہے۔ اور ہندوستان کے غیر مصالحانہ رویہ پر تنقید بڑھتی جا رہی ہے

اسٹار کو معلوم ہوا ہے کہ پاکستانی ہائی کمشنر اپنی حکومت سے اس کے متعلق بات چیت کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

مغرب کی اسلحہ سازی کی مہم میں جرمنی کی مدد

لنڈن ۱۷ مارچ۔ برطانیہ کو اپنے دفاعی اسلحہ بندی کے پروگرام کے سلسلہ میں ۱۱ کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ کی قیمت کی مشینوں کیلئے جن پرزوں کی ضرورت ہے کہ ان میں سے کچھ جرمنی سے خریدے جائیں گے۔ اسکے علاوہ امریکہ۔ سوئیٹزرلینڈ اور اطالیہ کو بھی ان پرزوں اور اوزاروں کے آرڈر دیئے جائیں گے۔

اس کے علاوہ خود برطانیہ میں اوزار اور پرزے بنانے والوں کے پاس بڑے سرکاری آرڈر موجود ہیں اور انہیں اور ٹھیکے دئے جانے والے ہیں۔ بعض ایسے اوزاروں کے لئے جو برطانیہ میں نہیں بنتے۔ دوسرے ملکوں میں آرڈر دیئے جا رہے ہیں تاکہ یہاں پرزے تیار کرنے والے کارخانوں میں کوئی گڑبڑ نہ واقع ہو۔

اس کی وجہ سے برطانیہ سے تیار شدہ پرزوں اور اوزار کی برآمد بھی برقرار رکھی جاسکیگی یہ برآمد زیادہ تر دولت مشترکہ کے ملکوں کو کی جاتی ہے۔ (اسٹار)

ووٹر متوجہ ہوں

لاہور ۱۷ مارچ۔ عوام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بیرون لاہور کے حلقہ مسلم خواتین کے پولنگ اسٹیشن نمبر ۵۱۵ و نمبر ۵۱۲ برائے ۱۰ مارچ اور شہر لاہور کے کارپوریشن حلقہ ۵ کے پولنگ اسٹیشن نمبر ۲۶۰ برائے ۲۰ مارچ کو شملہ پہاڑی ایمپرس روڈ لاہور کے بالمقابل ۱۴

شام میں کولیشن حکومت کا امکان

دمشق۔ ۱۷ مارچ۔ اس اعلان کے بعد کہ ری پبلک کے صدر نے خالد العظم کو نئی حکومت قائم کرنے کی ہدایت کی ہے۔ یہ امید پیدا ہو گئی ہے کہ شام میں کابینہ کا بحران اب ختم ہونے والا ہے۔

خالد العظم نے۔ جن کی جگہ پر ڈاکٹر ناظم القدسی وزیر اعظم ہوئے تھے۔ مشورے اور بات چیت شروع کر دی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ وہ کولیشن وزارت قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں (اسٹار)

ایران کو معاہدے کی تنسیخ کا کوئی حق نہیں

لنڈن ۱۷ مارچ برطانیہ نے کل ایران کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ ایران تیل کی پیداوار کو قومی ملکیت قرار دینے کی قرارداد منظور کر کے اینگلو ایرانی آئل کمپنی کے معاہدے کو منسوخ نہیں کر سکتا۔

کل برطانیہ کی حکومت کی طرف سے ایک نوٹ ایرانی حکومت کو ارسال کیا گیا ہے۔ یہ نوٹ بدھ وار کو ایرانی پارلیمنٹ کے فیصلہ کے بعد تیار کر کے ارسال کیا گیا۔ اس بات کا افسوس ظاہر کیا گیا ہے کہ ایرانی پارلیمنٹ نے اس ترمیمہ اینگلو ایرانی معاہدے کی تجدید نہیں کی جو ۱۹۴۹ء میں طے پایا تھا۔

اس امر کی بھی شکایت کی گئی ہے کہ ایرانی پارلیمنٹ کو اینگلو ایرانی کمپنی کے متعلق عوام کے جذبات سے پوری طرح مطلع نہیں کیا ہے۔

مسلمانوں کو مسلم لیگ کے پرچم تلے جمع ہو جائیں

پشاور ۱۷ مارچ۔ میاں جعفر شاہ وزیر تعلیم نے صوبہ سرحد کے عوام سے اس امر کی اپیل کی کہ وہ مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ آپ نے ایک انتخابی تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کا مفاد اسی بات میں مضمر ہے کہ پاکستان میں چھوٹی چھوٹی پارٹیاں بنانے کی بجائے ایک مضبوط جماعت مسلم لیگ ہو۔ آپ نے فرمایا۔ کہ مسلم لیگ نہ صرف پاکستان کی ایک اہم اور پرانی جماعت ہے۔ بلکہ یہ قائداعظم مرحوم مغفور کا ایک مقدس ورثہ ہے۔ قائداعظم کو خراج عقیدت پیش کرنے کا یہی ایک طریقہ ہے کہ اس جماعت کی عزت و حرمت کو برقرار رکھا جائے۔

پنجاب کے انتخابات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ ووٹ دیتے وقت نہ صرف عوام کو اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ آزادانہ ووٹ دیں۔ بلکہ یہ بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ ان کے ووٹ پر مسلم لیگ کا ہی حق ہے۔ اور کسی جماعت کا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اسوقت جو طبقہ برسر اقتدار ہے یہی ایک ایسا گروہ ہے جسے عوام کا نمائندہ سمجھنا چاہیئے۔ آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ متحد رہیں کیونکہ ابھی قوم کو بہت کچھ کرنا ہے

۴۴ گھاس والے قطعہ میں جہاں خیمے لگے ہوئے ہیں منتقل کیا گیا ہے اسی طرح ۲۰ مارچ کے لئے حلقہ نمبر ۵ لاہور کارپوریشن کے پولنگ اسٹیشن نمبر ۲۵۹ واقعہ کارپوریشن سکول گورنمنٹ ہاؤس کو پولنگ اسٹیشن نمبر ۲۶۰ کے ملحقہ پلاٹ میں نصب شدہ خیمہ میں منتقل کیا گیا ہے۔

احمدی جماعتوں کی طرف سے مسلم لیگ کی مدد کرنیکا فیصلہ

جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۱۶ جنوبی سرگودھا نے فیصلہ کیا ہے کہ مسلم لیگ کے امیدوار کو موجودہ الیکشن میں ووٹ دیئے جائیں۔

(سید منور شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ)

جماعت احمدیہ منٹگمری نے باتفاق رائے لیگ کے امیدواروں شیخ محبوب جیلانی اور حاجی ارشاد احمد خاں کی تائید کا فیصلہ کیا ہے۔

(شہاب الدین باجوہ سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ منٹگمری)